کبیرۃ" "جو لوگوں کو گانا سناتا ہے اس کی شہادت قبول نہیں کیونکہ وہ لوگوں کو گناہ کبیرہ پر جمع کرتا ہے" (الھدایہ مع فتح القدیر: ۷/۴۰۹)

امام مالکؒ سے ان اہل مدینہ کے بارے میں پوچھا گیا جو گانے باجے کی رخصت دیتے تھے، تو فرمایا: "انما یفعله عندنا الفساق" "ہمارے نزدیک تو یہ کام کوئی فاسق انسان ہی کر سکتا ہے" (العلل و معرفۃ الرجال: از امام احمد بن حنبلؒ روایۃ ابنہ عبداللہ: ۲/۷۰) (الکلام علی مسئلۃ السماع: ۴۶۱) (تلبیس ابلیس: ۲۸۷) یہی بات امام ابراہیم بن المنذرؒ نے فرمائی ہے۔

اب گانے باجے اور سماع کو جائز قرار دینے والا قرآن و حدیث اور اجماع امت کا مخالف ہو گا۔ بات محدثین کی معتبر ہے، نہ کہ صوفیوں کی، صوفیوں کے نزدیک تو کوئی چیز حرام ہوتی ہی نہیں ہے۔

سوال: اذان سے پہلے "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ" پڑھنا کیسا ہے؟ اظہر شفیع گجرات

جواب: اذان سے پہلے "الصلاة والسلام عليك يا رسول الله" پڑھنا بدعت ہے۔ شریعتِ محمدیہ میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور آئمہ دینؒ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اگر اذان سے پہلے ان کلمات کا پڑھنا جائز ہوتا تو یہ حضرات ضرور اس کا اہتمام کرتے۔

ابن حجر ہیثمیؒ لکھتے ہیں: "جو شخص اذان سے پہلے آپ ﷺ پر درود یا اذان کے بعد "محمد رسول الله" سنت سمجھ کر پڑھتا ہے تو اسے اس سے روکا جائے، یہ تشریع دلیل کے بغیر ہے۔ جس نے کسی کام کو بغیر دلیل کے مشروع قرار دیا اسے ڈانٹا جائے، اور روکا جائے" (الفتاوی الکبری از ابن حجر: ۱/۱۳۱)

سوال: کیا حضرت حسینؓ کی قبر کی مٹی پر سجدہ کرنا جائز ہے؟ محمود مرزا جہلمی

جواب: حضرت حسینؓ کی قبر کی مٹی پر سجدہ کرنا حرام ہے، علاوہ ازیں سبطِ رسولؐ، ریحانت رسولؐ، سید شباب اہلِ جنت حضرت حسینؓ کی قبر کے بارے میں کسی کو کوئی علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے؟

حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں: "متاخرین کی کثیر تعداد کے نزدیک تو یہ بات مشہور ہے کہ نہر کربلا کے پاس طف کے مکان پر مشہدِ علیؓ میں ہے، یہ بھی کہا گیا ہے، کہ یہ مشہد حضرت حسینؓ کی قبر پر ہی بنایا گیا ہے۔ واللہ اعلم

ابن جریر وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ قبر کا نشان مٹ چکا ہے، اس کی جگہ کی تعیین کے بارے میں کوئی بھی مطلع نہیں ہے ابو نعیم الفضل بن دکین ایسے انسان پر انکار کرتے تھے جو یہ خیال کرتا تھا کہ وہ حضرت حسینؓ کی قبر کے بارے میں جانتا ہے" (البدایہ والنہایہ: ۸/۲۰۳)